السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی بااقتدار شخص جو حکومت کے اعلی منصب پر فائز ہو، اور وہ کسی کو ذاتی مخاصمت کی بناء پر ماتحت چند افراد سے اسے قتل کرادے ، تو کیا صرف وہی قاتل کہ جس نے مقتول کو کاری ضرب پہنچائی قصاص کیا جائے ، یا اس کے ساتھ شریک ہونے والے افراد بھی؟

مزید یہ کہ اس بااقتدار شخص کو کہ جو حکومت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہے اور جس کے حکم سے قتل ہوا ہے ۔ اسے قصاص میں بھی مارا جائے گا؟۔

(محمد امین اثری)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسا بااقتدار شخص جو حکومت کے اعلی منصب پر فائز ہو اور عملا مطلق العنان اور اسلامی شریعت کے حدود و قیود سے آزاد ہو، جیسا کہ آج کل کے بااقتدار سیاسی حکام ہوتے ہیں ۔ اور ان کے ماتحت ملازمین ایک طرح سے مکروہ و مجبور ہوتے ہیں اور اقتدار اعلی کے حکم واشارہ پر چلتے ہیں ۔ اگر اقتدار اعلی کے حکم اور اشارہ سے کسی مسلمان کو ظلما اور ناحق قتل کردیں ، تو ایسی صورت میں ان قاتلین اور ان کے آمر مطلق سب کو قصاص میں قتل کردیا جائے گا بشرطیکہ بقاعدہ شرعیہ یہ ثابت ہوجائے کہ ان قاتلین نے بااقتدار شخص کے حکم سے قتل کیا ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ قاتل اور حکم دینے والا سبھی قصاص میں قتل کئے جائیں گے ۔ یہی مذہب ہے امام احمد اور امام مالک کا ۔

ابن قدامہ لکھتے ہیں :

''إذا أكره رجلا على قتل آخر، فيقتله، فيجب القصاص على المكره والمكره جميعا، وبهذا قال مالك وقال أبو حنيفة، ومحمد: يجب القصاص على المكره دون المباشر؛ لقوله -عليه الصلاة والسلام-: «عفي لأمتي عن الخطإ والنسيان وما استكرهوا عليه». ولأن المكره آلة للمكره، بدليل وجوب القصاص على المكره، ونقل فعله إليه، فلم يجب على المكره، كما لو رمى به عليه فقتله وقال زفر: يجب على المباشر دون المكره؛ لأن المباشرة تقطع حكم السبب، كالحافر مع الدافع، والآمر مع القاتل

وقال الشافعي: يجب على المكره، وفي المكره قولان وقال أبو يوسف: لا يجب على واحد منهما؛ لأن المكره لم يباشر القتل، فهو كحافر البئر، والمكره ملجأ، فأشبه المرمي به على إنسان ولنا، على وجوبه على المكره، أنه تسبب إلى قتله بما يفضي إليه غالبا، فأشبه ما لو أنسعه حية، أو ألقاه على أسد في زبية ولنا، على وجوبه على المكره، أنه قتله عمدا ظلما لاستبقاء نفسه، فأشبه ما لو قتله في المخمصة ليأكله وقولهم: إن المكره ملجأ غير صحيح، فإنه متمكن من الامتناع، ولذلك أثم بقتله، وحرم عليه، وإنما قتله عند الإكراه ظنا منه أن في قتله نجاة نفسه، وخلاصه من شر المكره، فأشبه القاتل في المخمصة ليأكله ،، (المغنی باختصار وتصرف یسیرا 11/455).

اور اگر اس بااقتدار شخص کو غلام کے مالک کی حیثیت دی جائے اور ماتحت افسران کو جنہوں نے اس بااقتدار شخص کے حکم سے قتل کا ارتکاب کیا ہے اس غلام کی حیثیت دی جائے جس کو ناحق قتل کی حرمت کا علم تھا اور اس نے اپنے آقا کے حکم سے کسی کو ظلما قتل کردیا ، تو ایسی صورت میں بھی یہ بااقتدار شخص اور قتل کرنے والے یعنی : آمر اور مامور دونوں ہی قصاص میں قتل کیے جائیں گے ، یہی مذہب ہے قتادہ تابعی کا ، اور امام احمد بن اس صورت میں صرف غلام کے قتل کیے جانے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ آقا کو قتل کے سوا حبس یا جو مناسب سزا از قسم تعزیر ہو، دی جائے گی ۔ ابن قدامہ لکھتے ہیں : ''متی کان العبد یعلم تحریم القتل ، فالقصاص علیه ، ویؤدب سیده لأمره بما أفضى إلى القتل ، بما یراه الإمام من الحبس والتعزیر ، لتعدیه بالتسبب إلى القتل ،، (المغنی 598/11) واللہ اعلم ۔

اور جتنے لوگ قتل میں شریک ثابت ہوں سب کے سب قصاص میں مارے جائیں گے ، ایسا نہیں کہ قصاص بعض سے لیا جائے اور بعض سے نہ لیا جائے ۔ ابن قدامہ لکھتے ہیں : 'أن الجماعة إذا قتلوا واحدا، فعلى كل واحد منهم القصاص، إذا كان كل واحد منهم لو انفرد بقتله وجب عليه القصاص ... وعن عمر أنه قتل سبعة من أهل صنعاء قتلوا رجلا، وقال لو تمالأ عليه أهل صنعاء لقتلتهم جميعا وعن علي -رضي الله عنه- أنه قتل ثلاثة قتلوا رجلا وعن ابن عباس أنه قتل جماعة بواحد، ولم يعرف لهم في عصرهم مخالف، فكان إجماعا، قال : ولا یعتبر فی وجوب القصاص علی المشترکین التساوی فی سببه ،، الخ (المغنی 11/490/491).

(املاہ عبیداللہ المبارکفوری 3 5 1398ھ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1